حرام چیزوں سے بنی دوا کھانا یا جسم پر لگانا کیسا؟

ریفرنس نمبر: Sar 7057

تاریخ: 09-09-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض حکیم حضرات اپنی کچھ دیسی دواؤں میں سانپ اور کیڑے استعمال کرتے ہیں اور کچھ ادویات میں سانپ کی کینچلی یعنی وہ سفید جالی نُما شفاف جھلی جو اُتر جاتی ہے، ڈالتے ہیں، تو کیا ایسی ادویات کا کھانا یا ظاہرِ بدن پر استعمال کرنا شرعاً جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سانپ اور کیڑے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن میں بہنے والا خون نہیں ہوتا اور دوسرے وہ جن میں بہنے والا خون ہوتا ہے، دونوں کا کھانا حرام ہے، لہٰذا جس کھانے والی دوا میں انہیں ڈالا گیا ہو، اس دوا کا کھانا بھی حرام ہے، البتہ جن سانپوں اور کیڑوں میں بہنے والا خون نہیں ہوتا، انہیں اگر ایسی دوا میں ڈالا جائے جس کا استعمال فقط ظاہرِ بدن پر ہو، کھانے میں نہ ہو تو وہ دوا ظاہرِ بدن پر لگانا، جائز ہے، کیونکہ جس سانپ یا کیڑے میں خون نہیں ہوتا ان کا کھانا تو حرام ہی ہے، لیکن چونکہ وہ خود ناپاک نہیں ہوتے، اس لیے وہ جس دوا میں ڈالے جائیں گے وہ بھی ناپاک نہیں ہوگی، پاک ہی رہے گی اور پاک چیز کا ظاہرِ بدن پر استعمال جائز ہے، جیسے افیون کھانا حرام ہے، لیکن بطورِ دوا ظاہرِ بدن پر لگانا، جائز ہے اور وہ سانپ، کیڑے جن میں بہنے والا خون ہوتا ہے، وہ حرام بھی ہیں اور ناپاک بھی، لہٰذا اگر یہ کسی دوا میں ڈالے جائیں، تو وہ اس دوا کو ناپاک کر دیں گے، کیونکہ ناپاک چیز جب پاک چیز سے ملتی ہے، تو پاک کو بھی ناپاک کر دیتی ہے اور ناپاک چیز کا ظاہرِ بدن پر استعمال جائز نہیں ہے کہ اس سے بدن بھی ناپاک ہو جائے گا۔

سانپ کی جھلی یعنی کینچلی (وہ سفید جالی نما شفاف جھلی یا پوست جو سانپ کی جلد پر ہوتی ہے۔) جس دوا میں شامل ہو، اسے کھانا، جائز نہیں کہ یہ حرام ہے، لیکن ظاہر بدن پر لگا سکتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ پاک ہے اور پاک چیز ظاہرِ بدن پر لگانا، جائز ہے۔

حشرات الارض کا کھانا حرام ہے، اس بارے میں امام محمد بن احمد سرخسی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: ”والمستخبث حرام بالنص لقولہ تعالی: ﴿وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾ ولهذا حرم تناول الحشرات، فإنها مستخبثة طبعا، وإنما أبيح لنا أكل الطيبات“ ترجمہ: اور خبیث چیز نص کی بنا پر حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (اور نبی لوگوں پر خبیث چیزوں کو حرام کرتے ہیں) اور اسی وجہ سے حشرات کا کھانا حرام ہے، کیونکہ یہ طبعاً خبیث ہیں، جبکہ ہمارے لیے پاکیزہ چیزوں کو کھانا حلال کیا گیا ہے۔
(مبسوط، کتاب الصید، ج 11، ص 220، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

امام محمود بن احمد عینی رحمہ اللہ تعالٰی لکھتے ہیں:"وأما حرمة أكل ما ليس له دم غير مسفوح غير السمك والجراد وإن كان طاهرا على ما مر....ولا يلزم من ذلک النجاسة"ترجمہ:اور جن میں بہنے والا خون نہیں ہوتا،ان کا کھانا حرام ہے،سوائے مچھلی اور ٹڈی کے(کیونکہ مچھلی اور ٹڈی حلال ہیں)،اگرچہ یہ حشرات پاک ہیں۔اس کے مطابق جو پیچھے گزرا اور کھانے کے حرام ہونے سے ان کا ناپاک ہونا لازم نہیں آتا۔

(البنایہ، کتاب الطہارات، باب فی الماء الذی یجوز بہ الوضو ج 01،ص 391، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ عبد الغنی الدمشقی الحنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں:"لا يحل أكل الحشرات كلها أي المائي والبري كالضفدع والسلحفاة والسرطان والفأر (ملتقطا)"ترجمہ:تمام حشرات کا کھانا حرام ہے،خواہ وہ حشرات تری کے ہوں یا خشکی کے۔جیسے مینڈک ، کچھوا، کیکڑا اور چوہا۔ **(اللباب فی شرح الکتاب، ج 3، ص 230، المکتبۃ العلمیہ، بیروت)**

اور جن حشرات میں بہنے والا خون نہ ہو،ان کے پاک ہونے کے بارے میں صحیح بخاری میں ہے:"قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذاوقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه ثم لينزعه فان في احدى جناحيه داء والاخرى شفاء"ترجمہ:نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں گر جائے،تو چاہیے کہ وہ اسے غوطہ دے پھر اسے نکال دے،کیونکہ اس کے دو پروں میں سے ایک میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء ہے۔

(صحیح بخاری مع عمدۃ القاری، کتاب بدء الخلق، ج 15،ص 274، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

مذکورہ بالا حدیث کے تحت علامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری لکھتے ہیں:"فيه دليل على أن الذباب طاهر و كذلك أجسام جميع الحيوانات الا مادل عليه السنة ،وفيه دليل على أن مالا نفس له سائلة اذا مات في ماء قليل أوشراب لم ينجسه" ترجمہ : اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ مکھی پاک ہے اور اسی طرح تمام حیوانات کے اجسام(بھی پاک ہیں) سوائے اس کے جس کے ناپاک ہونے پر سنت(دلیل)وارد ہوئی اور حدیث میں اس بات پر بھی دلیل ہے کہ جس میں بہتا ہوا خون نہ ہو جب وہ قلیل پانی یا کسی مشروب میں مر جائے تو اسے ناپاک نہیں کرے گی۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصید والذبائح، باب مایحل أکلہ ومایحرم، ج 08، ص 44، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی عالمگیری میں ہے:"وسؤر ماليس له نفس سائلة ممايعيش في الماء أوغيره طاهر......وموت ماليس له نفس سائلة في الماء لاينجسه كالبق والذباب والزنابير والعقاريب ونحوها"ترجمہ:اور جس میں بہتا خون نہ ہو اس کا جوٹھا پاک ہے،خواہ وہ پانی میں رہتا ہو یا خشکی پر.....اور اسی طرح جس میں بہتا خون نہ ہو اس کا پانی میں مرنا پانی کو ناپاک نہیں کرتا، جیسے مچھر، مکھی، بھڑ اور بچھو وغیرہا۔ **(فتاوی عالمگیری، کتاب الطھارۃ، الباب الثالث، الفصل الثانی، ج 01، ص 24، مطبوعہ کوئٹہ)**

اور بہتے خون والے حشرات کے ناپاک ہونے کے بارے میں تحفۃ الفقہاء میں ہے:" إذا كان له دم سائل فإن كان بريا

ينجس بالموت وينجس المائع الذى يموت فيه لأن الدم السائل نجس فينجس ما يخالطه" ترجمہ: جس میں بہتا خون ہو اگر وہ خشکی پر رہنے والا ہے، تو وہ مرنے سے ناپاک ہو جائے گا اور اس مائع (بہنے والی چیز) کو بھی ناپاک کر دے گا، جس میں وہ مرا ہے، کیونکہ بہنے والا خون ناپاک ہوتا ہے اور وہ اسے بھی ناپاک کر دیتا ہے جو اس کے ساتھ ملتا ہے۔

(تحفة الفقهاء، كتاب الطهارة، باب النجاسات، ج 1، ص 62، دار الكتب العلميه، بيروت)

ردالمحتار میں ہے: "أن الحية البرية تفسد الماء اذا ماتت فيه، ومقتضاه أنها نجسة......ان لها دم والا لا أى: وان لم يكن للضفدع البرية والحية البرية دم سائل فلا يفسد......اذا كانت صغيرة جدا بحيث لا يكون لها دم سائل، لأنها حينئذ لا تفسد الماء فتكون طاهرة" ترجمہ: خشکی کا سانپ جب پانی میں مر جائے، تو اسے فاسد کر دیتا ہے اور عبارت کا مقتضی یہ ہے کہ یہ پانی ناپاک ہے.... جبکہ خشکی پر رہنے والے سانپ میں خون ہو ورنہ وہ پانی ناپاک نہیں یعنی: اگر خشکی کے مینڈک اور خشکی کے سانپ میں خون نہ ہو، تو وہ پانی میں مرنے سے پانی کو ناپاک نہیں کریں گے..... جب سانپ اتنا چھوٹا ہو کہ اس میں بہنے والا خون نہ ہو، تو وہ پاک ہے، کیونکہ وہ پانی میں مرنے کی صورت میں پانی کو فاسد نہیں کرتا۔

(ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضو ج 01، ص 290-367، مطبوعه كوئٹه)

نجس چیز کے پاک چیز کے ساتھ ملنے کی صورت میں پاک چیز کو بھی ناپاک کر دینے کے بارے میں فتح القدیر اور تبیین الحقائق میں ہے: "والشیء ينجس بمجاورة النجس" ترجمہ: پاک چیز ناپاک چیز کے ملنے سے ناپاک ہو جاتی ہے۔

(فتح القدير، كتاب الطهارات، ج 01، ص 204، مطبوعه كوئٹه۔ تبيين الحقائق، باب الأنجاس، ج 01، ص 199، لاهور)

پاک چیز کا نجاست کے حکم کو حاصل کرنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "هو اكتساب الطاهر حكم النجاسة عند لقاء النجس وذلک يحصل فی الطاهر المائع القليل بمجرد اللقاء وان كان النجس يابسا لا بلة فيه وفی الطاهر الغير المائع بانتقال البلة النجسة اليه فلابد لتنجيسه من بلة تنفصل" ترجمہ: پاک چیز کا ناپاک چیز سے صرف ملنے پر ہی ناپاک ہو جانا اس صورت میں ہوتا ہے، جبکہ پاک چیز مائع اور قلیل ہو اور یہ ناپاک ہونا دونوں کے صرف مل جانے سے ہو جائے گا، اگرچہ نجس چیز خشک ہو، اس میں تری نہ ہو، جبکہ پاک چیز اگر مائع نہ ہو یعنی ٹھوس ہو، تو وہ تب ناپاک ہو گی، جبکہ ناپاک شے سے کوئی تری جدا ہو کر اس تک پہنچ جائے۔

(فتاوی رضويه، ج 02، ص 163، مطبوعه رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

حرام اشیاء کو بطورِ دوا کھانے کے ناجائز ہونے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إن الله أنزل الداء والدواء وجعل لكل داء دواء فتداووا ولا تداووا بحرام" ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں کو نازل کیا ہے اور ہر بیماری کے لیے دوا رکھی ہے، لہٰذا ان دواؤں سے علاج کرو، لیکن حرام چیزوں سے بچو۔

(سنن ابوداؤد، كتاب الطب، باب فی الادوية المكروهة، ج 02، ص 174، مطبوعه لاهور)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ”إن اللہ لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم“ ترجمہ: بے شک اللہ عزوجل نے تمہاری شفاء ان اشیاء میں نہیں رکھی جو تم پر حرام کی گئیں ہیں۔
(صحیح بخاری، کتاب الاشربۃ، باب شراب الحلواء والعسل، ج02، ص840، مطبوعہ کراچی)

محیط برہانی، بحر الرائق، تبیین الحقائق، فتاوی خانیہ، ہندیہ اور در مختار وغیرہا کتب اسفار میں ہے: واللفظ للدر المختار ” لایجوز التداوی بالمحرم فی ظاھر المذھب “ترجمہ: ظاہر المذہب میں حرام چیز کے ساتھ علاج حرام ہے۔
(در مختار مع رد المحتار، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج04، ص390، مطبوعہ کوئٹہ)

حرام نجس و غیر نجس چیز کے ظاہرِ بدن پر استعمال کرنے کے حکم کے بارے میں امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”شراب حرام بھی ہے اور نجس بھی، اس کا خارج بدن پر بھی لگانا، جائز نہیں اور افیون حرام ہے نجس نہیں، خارج بدن پر اس کا استعمال جائز ہے۔“ (فتاوی رضویہ، ج24، ص198، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

سانپ کی جھلی کے پاک ہونے کے بارے میں محیط برہانی میں ہے: ”فأما قمیص الحیة فقد ذکر شمس الأئمة الحلواني رحمه اللہ في «صلاة المستفتي» قال بعضهم: هو نجس، (وقال بعضهم) هو طاهر. وأشار إلى أن الصحيح أنه طاهر “ترجمہ: بہر حال سانپ کی قمیص (جھلی) تو شمس الائمہ حلوانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے (صلاۃ المستفتی) میں ذکر فرمایا کہ بعض فقہاء نے فرمایا کہ یہ ناپاک ہے اور بعض نے فرمایا کہ یہ پاک ہے اور اس طرف اشارہ کیا کہ صحیح یہ ہے کہ پاک ہے۔
(المحیط البرھانی فی الفقہ النعمانی، ج01، ص474، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے: ”قمیص الحیۃ الصحیح انہ طاھر “ترجمہ: سانپ کی قمیص (جھلی، کینچلی) صحیح یہ ہے کہ پاک ہے۔
(فتاوی عالمگیری، کتاب الطھارۃ، الفصل الثانی، ج01، ص46، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبد الرب شاکر عطاری مدنی

20 محرم الحرام 1442ھ 09 ستمبر 2020ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

دار الافتاء اہلسنت daruliftaa@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے